REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۲۸ ظہور ۱۳۳۹ ہش ۲۸ اگست ۱۹۶۰ء نمبر ۱۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۷ اگست بوقت ½۹ بجے صبح

رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کانگا اور کانگو کی فوجوں میں پہلا تصادم۔ کانگو کا دستہ پسپا کر دیا گیا

"بلجمی فوج کے نکلتے ہی اقوام متحدہ کی فوج کے انخلاء کا مطالبہ بھی کیا جائیگا۔" (وزیر اعظم کانگو)

الزبتھ ول ۲۷ اگست۔ کاٹنگا اور کسائی کی مشترک سرحد سے کانگو اور کاٹنگا کی فوجوں کے پہلے تصادم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کاٹنگا کی خبر ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کاٹنگا کے سپاہیوں نے کانگو کے ایک دستے کو پسپا کر دیا اور اس کے متعدد سپاہی گرفتار کر لئے۔ اس اثنا میں اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے الزبتھ ول میں بتایا کہ کل کاٹنگا میں اقوام متحدہ کی فوج کے تعین کی کارروائی مکمل ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کہ انڈونیشیا سے ایک بٹالین فوج پہنچنے کی توقع ہے۔ جسے صوبہ کسائی میں متعین کیا جائے گا۔

کاٹنگا کی خبر ایجنسی ہی اس اطلاع کی ذمہ دار ہے کہ کانوں کے صوبہ کسائی میں ایک اور خونریز تصادم بھی ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت سے مزدور بھاگ گئے ہیں۔ اور اب انہوں نے ہمسایہ پرتگالی صوبہ انگولا میں پناہ لے لی ہے۔ مسٹر لومبا وزیر اعظم کانگو نے کل صبح لیوپولڈ ول کی ایک پریس کانفرنس میں کہا کانگا سے بلجیم کی فوج کے انخلا کے بعد حکومت کانگو کی طرف سے اقوام متحدہ سے بھی مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ کانگو سے اپنی فوج نکال لے جائے۔ آپ نے کہا ہم یہ نہیں چاہتے کہ بلجیم کی جگہ کوئی اور فوج ہمارے ملک پر قابض ہو جائے۔ آپ نے مسٹر ہمرشول پر زور دیا کہ وہ وعدے کے مطابق آٹھ دن کے اندر اندر ملک سے بلجیمی فوجوں کو باہر نکالیں۔ آپ نے کہا کل میرے خلاف جو مظاہرے کئے گئے۔ ان کا انتظام بلجیم کے ایجنٹوں کی طرف سے کیا گیا تھا۔ آپ نے کہا حکومت کانگو نے حال ہی میں ایک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بلجیم نے سابق فرانسیسی کانگو کے دارالحکومت برازوِل میں ایک ہیڈ کوارٹر قائم کر رکھا ہے۔ جس سے حکومت کانگو کے مخالفین کے لئے اسلحہ فراہم کیا جاتا ہے۔ اور تخریبی سرگرمیوں کے لئے ان کی مدد کی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا بلجیم کا ایک طیارہ حال ہی میں برازوِل سے اسلحہ لے کر کسائی گیا تھا۔ آپ نے اس اطلاع کی تصدیق کی کہ کانگو کی فوج نے کسائی میں مورچے سنبھال لئے ہیں۔

اولمپک کھیلوں میں پاکستان کی پہلی فتح۔ ہاکی ٹیم سیمی فائنل میں پہنچ گئی

پاکستانی ٹیم نے آسٹریلوی ٹیم کو تین گول سے ہرا دیا

روم ۲۷ اگست۔ پاکستان نے اولمپک کھیلوں میں پہلی فتح حاصل کر لی ہے۔ پاکستان ہاکی ٹیم کل آسٹریلیا کی ٹیم کو تین گول سے ہرا کر سیمی فائنل میں پہنچ گئی۔ آسٹریلیا کی ٹیم کوئی گول نہ کر سکی۔ تینوں گول وقفے کے بعد ہوئے۔ ان میں سے ایک گول حمیدی (کپتان) دوسرا عالم اور تیسرا رائٹ فل بیک منیر ڈار نے کیا۔ پاکستان ٹیم کی جیت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ٹیم کا دفاع بڑا مضبوط تھا۔ پاکستان کی ٹیم شروع سے ہی گول کرنے کی کوشش میں تھی۔ اور اس نے آسٹریلیا کی ٹیم کو سخت پریشان کیا۔ دوسری طرف آسٹریلیا کی ٹیم نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس مقابلے کی وجہ سے پہلے وقفہ سے پہلے پاکستانی ٹیم کوئی گول نہ کر سکی۔ تینوں گول ختم ہونے سے چند منٹ پہلے ہوئے۔

— واشنگٹن ۲۷ اگست۔ صدر آئزن ہاور نے کل وعدہ کیا ہے کہ کمیونزم کے خلاف جدوجہد میں جنوبی ویٹ نام کو امریکی امداد جاری رہے گی۔

امتحانات ۲۰ ستمبر تک ملتوی

لاہور ۲۷ اگست۔ پنجاب یونیورسٹی نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ ایف ایس سی ایگریکلچر I اور II بی ایس سی ایگریکلچر پارٹ I اور II اور ایم ایس سی کے امتحانات جو یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے منعقد ہونے والے تھے وہ ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ امتحانات ۲۰ ستمبر ۱۹۶۰ء سے منعقد ہوں گے۔ اس سلسلے میں گزشتہ اعلانات منسوخ سمجھے جائیں۔

شمالی کوریا کا جہاز غرق کر دیا گیا

سیئول ۲۷ اگست۔ جنوبی کوریا کے ایک گشت کرنے والے جنگی جہاز نے مغربی ساحل کے قریب ایک سمندری جہاز غرق کر دیا۔ ابھی تک اس جہاز کی شناخت نہیں ہو سکی۔ لیکن خیال یہ ہے کہ یہ جہاز شمالی کوریا کا ہو گا۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ رات جنوبی کوریا کے ایک گشت کرنے والے جہاز نے عارضی صلح کی حد کے جنوب میں ایک جہاز دیکھا جب اسے للکارا گیا۔ تو اس جہاز نے گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ جنوبی کوریا کے جہاز نے بھی جواباً گولہ باری کی۔ جس کی وجہ سے یہ جہاز غرق ہو گیا۔

لپ سٹک اور نائیلون سے جلد کی بیماریاں

نئی دہلی ۲۷ اگست۔ وزیر صحت مسٹر ڈی پی کرمارکر نے کل راجیہ سبھا میں ایک سوال کے جواب میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ لپ سٹک نائیلون کے لباس اور ربڑ کے جوتوں سے جلدی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں تحقیق کا کام جاری ہے۔ سوال کیا گیا کہ وزیر صحت خواتین کو لپ سٹک یا نائیلون استعمال نہ کرنے کا مشورہ دیں گے؟ تو مسٹر کرمارکر نے کہا جو خواتین میرے پاس آتی ہیں میں انہیں لپ سٹک استعمال نہ کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خم و خمخانہ با مُہر و نشاں است

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جس پسر موعود کی پیشگوئی کی گئی ہے وہ ایک عظیم نشان تھا جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تضرعات کے نتیجہ میں عطا فرمایا۔ آپؑ نے اسلام اور اپنی صداقت کے لئے نہایت تضرعات اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ایک نشان طلب کیا تھا۔ آپ کو کوئی علم نہیں تھا کہ وہ نشان کیا ہوگا۔ آپ نے تو صرف ایک عظیم الشان نشان کا مطالبہ کیا تھا۔ تاکہ جیساکہ ۲۰ فروری کے اشتہار میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے

"تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

ان الہامی الفاظ کے پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ نشان طلب کرنے کی کیا غرض تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے ہی یہ نشان دیا تھا۔ اب ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ نشان قریب کے زمانہ میں ظاہر ہونا چاہیئے ورنہ بحیثیت مطلوبہ نشان ہونے کے اس کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ تو ایک نشان مانگتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ فرمائے کہ آج نہیں تین سو سال کے بعد تجھے ایک وجیہہ اور پاک لڑکا دیا جائے گا۔ تو بات کتنی مضحکہ خیز بن جاتی ہے۔ اگر کسی آدمی کو آج بھوک لگی ہو اور اس کا آقا نے نعمت کہے کہ چھ ماہ کے بعد تجھ کو بہترین کھانا کھلاؤں گا۔ تو جو بھی اس عطیہ کو سنے گا ہنس دے گا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو نہایت تضرعات سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ ایسی کھلی نشانی عطا کر جس سے دنیا جان لے کہ تو میرے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ فرمائے کہ اچھا ہم تین سو سال کے بعد یہ نشان دکھائیں گے جس سے تیری صداقت سے انکار کرنے والے لوگ جان لیں گے کہ "میں تیرے ساتھ ہوں" نشان طلب کرنے والا اس سے کیا تسکین پا سکتا ہے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھ کو نشان کے طور پر ایک وجیہہ اور پاک لڑکا دوں گا تو آپ نے بڑے اشتیاق اور اہتمام سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اس بشارت کا اعلان کیا۔ بات سیدھی تھی۔ آپ نے ایک نشان طلب کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نشان دیا۔

لڑکے تو لوگوں کے ہاں ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن جو لڑکا بطور نشان کے دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ کوئی معمولی لڑکا نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس "کھلی نشانی" بننے والے لڑکے کے صفات بھی بیان فرما دئے۔ چنانچہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اس کے صفات اس طرح بیان کئے گئے ہیں۔

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ و کان امراً مقضیاً۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

یہ وہ صفات ہیں جن سے رحمت کا نشان بننے والے لڑکے کو پہچانا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ظاہر صفات حسب ذیل ہیں:-

(۱) وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ (۲) بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ (۳) وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ (۴) وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا (۵) وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (۶) وہ جلد جلد بڑھے گا (۷) وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا (۸) وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ (۹) قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

ہم نے یہ تو صفات وہ بیان کئے ہیں جو دیکھے جا سکتے ہیں جن کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ وہ صفات ہیں جو معمولی انسان بھی تھوڑے سے تدبر سے دیکھ سکتا ہے۔ اس شخص کی سوانح حیات میں ان کا نظارہ بادی النظر سے بھی کیا جا سکتا ہے جس کو یہ صفات دئے گئے ہوں۔ اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی لڑکے میں یہ صفات ثابت ہو جائیں تو کوئی عقلمند اس لڑکے کے موعود نشان ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔ ان صفات میں بعض ایسے ہیں جو شاید کسی مخالف کے لئے بحث طلب ہوں۔ لیکن بعض ایسے ہیں جن کا مخالف سے مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے۔ تمام وہ صفات جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں نشان بننے والے وجیہہ اور پاک لڑکے کے دئے گئے ہیں وہ سب کے سب آپ میں پائے جاتے ہیں۔ تاہم ہم نے چند ایسی صفات کو چنا ہے جن کا انکار جیساکہ ہم نے کہا ہے مخالف سے مخالف بھی نہیں کر سکتا۔

(باقی صفحہ پر)

محبتِ الٰہی کے کرشمے

منظوم کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

نوٹ:- یہ نظم (جو حضور نے ۱۹۲۲ء میں کہی تھی) مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۶۰ء کو مکرم شیخ عبدالکریم صاحب درزی نے حضور کے سامنے خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔ احباب کی دلچسپی اور افادہ کے لئے اسے دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔

ملک بھی رشک ہیں کرتے وہ خوش نصیب ہوں میں
وہ آپ مجھ سے ہے کہتا نہ ڈر قریب ہوں میں

غضب ہے شاہ بلائے، غلام منہ موڑے
ستم ہے یہ چُپ ہے وہ کہے مجیب ہوں میں

وہ بوجھ اٹھا نہ سکے جس کو آسمان و زمیں
اُسے اٹھانے کو آیا ہوں کیا عجیب ہوں میں

مقابلہ پہ عدو کے نہ کاسیاں ڈھونڈھے گا
کہ وہ تو ہے وہی جو کچھ کہ ہے نجیب ہوں میں

ہے گالیوں کے سوا اس کے پاس کیا رکھا
غریب کیا کرے مُخطی ہے وہ مُصیب ہوں میں

کریگا فاصلہ کیا جبکہ دل اکٹھے ہوں
ہزار دور رہوں اس سے پھر قریب ہوں میں

ہے عقل نفس سے کہتی کہ ہوش کر ناداں
مرا رقیب ہے تو اور تری رقیب ہوں میں

کرے اپنے فضل سے تو میرے ہم سفر پیدا
کہ اس دیار میں اے جانِ من غریب ہوں میں

مرے پکڑنے پہ قدرت کہاں تجھے صیاد
کہ باغِ حسنِ محمدؐ کی عندلیب ہوں میں

نہ سلطنت کی تمنا نہ خواہشِ اکرام
یہی ہے کافی کہ مولیٰ کا اک نقیب ہوں میں

میری طرف چلے آئیں مریض روحانی
کہ ان کے درد دل و دکھ کیلئے طبیب ہوں میں

202

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے:

حضور نے ایک صاحب سے قرآن کریم کی ان آیات کی تلاوت کرائی کہ

یا یھا النبی حرض المومنین علی القتال۔ ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین وان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا بانھم قوم لا یفقھون۔ الئن خفف اللہ عنکم و علم ان فیکم ضعفا۔ فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین (الانفال ع ۹ [15])

ناسخ و منسوخ کا عقیدہ

اس کے بعد فرمایا۔

یہ آیات ان آیات میں سے ہیں۔ جن کے متعلق پرانے مفسرین نے غلطی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہاں

ناسخ و منسوخ کا عقیدہ

جاری ہوا ہے۔ ناسخ و منسوخ کا مسئلہ بھی عجیب ہے۔ بعض مسائل تو ایسے ہوتے ہیں کہ چاہے غلط ہوں ان کی کچھ نہ کچھ تعیین ہوتی ہے۔ مگر یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس کے ماتحت پانچ سے لیکر گیارہ سو تک آیتیں مختلف لوگوں سے منسوخ قرار دی ہیں۔ لطیفہ یہ ہے کہ اس آیت کو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بھی منسوخ قرار دیا ہے۔ اگر ہم غور کریں۔ تو درحقیقت ناسخ و منسوخ کی وہی نسبت بن جاتی ہے۔ جو قرآن کریم نے ان آیات میں مومنوں اور کفار کی بتائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ نے مسلمانوں کے دلوں سے قرآن کریم کا ادب کم کر دیا۔

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے

جس کی زبر اور جس کی زیر ایسی یقینی اور قطعی ہونی چاہیئے تھی اور ہے کہ جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔ عجیب بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ آپ رسول تھے اور عیسائی کہتے ہیں یہ غلط ہے آپ نعوذ باللہ جھوٹے تھے ہم خدا کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ ایک ہے اور واحد بھی ہے اور احد بھی ہے۔ لیکن عیسائی کہتے ہیں وہ ثالث ثلثۃ یعنی تین میں سے ایک ہے ہندو کہتے ہیں کہ وہ لاکھوں میں سے ایک ہے۔ اور اگر ہندو فلاسفی کو لیا جائے تو وہ بھی برہما شو اور وشنو تین خداؤں کی قائل ہے۔ اور اگر ہم زرتشتیوں کی طرف جائیں تو وہ بھی کہتے ہیں کہ اسلامی مسئلہ غلط ہے۔ دراصل دو خدا ہیں۔ ایک روشنی کا خدا ہے اور ایک ظلمت کا خدا۔ پھر ہم

ملائکہ پر ایمان

لاتے ہیں۔ دنیا میں کئی فلاسفر ایسے موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط عقیدہ ہے۔ ملائکہ کا کوئی وجود نہیں۔ اور تو اور سید احمد علی صاحب علی گڑھی اور سید امیر علی صاحب نے بھی کہہ دیا کہ چونکہ پرانے لوگ ایسے خیالات رکھتے تھے۔ اس لئے قرآن کریم نے بھی انہی کی زبان میں بات کر دی۔ ورنہ انسان میں جو ملکے ہوتے ہیں۔ انہی کا نام قرآن کریم نے ملائکہ رکھا ہے ملائکہ کوئی الگ وجود نہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ نبوت ہمیشہ سے جاری ہے۔ اور ہمیشہ جاری رہے گی۔ دنیا میں بہت لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط ہے۔ بعض تو کہتے ہیں کہ نہ پہلے نبوت جاری تھی نہ اب جاری ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے تو جاری تھی مگر اب بند ہو چکی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر کا سلسلہ دنیا میں جاری ہے۔ مگر دنیا کا بیشتر حصہ کہتا ہے کہ اول تو کوئی خدا ہی نہیں اور اگر کوئی خدا ہے تب بھی اس کی قضاء و قدر کا دخل انسانی اعمال میں کوئی نہیں ہم کہتے ہیں کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک رسمی عبادت ہے۔ ورنہ خدا کو کیا ضرورت ہے کہ وہ عرش پر بیٹھے ہوئے ایک بندہ کی زبان کے مطابق دنیا میں تغیرات پیدا کرے۔ ہم کہتے ہیں

مرنے کے بعد ایک اور زندگی ہے

مگر یہودی کہتے ہیں یہ غلط ہے۔ عیسائیوں میں سے بھی ایک طبقہ یہ کہتا ہے کہ دوبارہ زندگی کا مفہوم یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو ان کے آنے پر مردے زندہ ہو جائیں گے۔ یہ نہیں کہ وہ اس جنت و دوزخ کے قائل ہوں۔ جس جنت و دوزخ کا اسلام قائل ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ دوزخ بھی آخر ایک دن خالی ہو جائیگا۔ مگر بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جہنم کا عذاب ابدی اور غیر منقطع ہے غرض اسلام نے جس قدر مسائل پیش کئے ہیں ان کے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ اسلام نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے اور دشمن کہتا ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ مسئلہ ایسا ہے۔ جس میں مسلمان تو یہ کہتے ہیں کہ قرآن منسوخ ہو گیا۔ لیکن عیسائی اور تمام غیر مسلم مورخین جو اسلام کے شدید ترین دشمن ہیں وہ بڑے زور سے اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ قرآن کا ایک شوشہ تک نہیں بدلا۔

میور جیسا متعصب مصنف

لکھتا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس کے ایک شوشہ کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہوں کہ وہ پوری طرح محفوظ ہے۔ ہاں قرآن کریم کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف اسی طرح محفوظ ہے۔ جس طرح آج سے تیرہ سو سال پہلے تھا۔ نولڈکے جرمن مستشرق جس کا کام ہی اسلام کی تردید کرنا تھا۔ وہ بھی لکھتا ہے کہ تاریخی طور پر یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ

قرآن کریم کا ایک شوشہ تک نہیں بدلا

وہ کہتے ہیں ہم یہ نہیں مانتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نے یہ باتیں بتائی تھیں۔ مگر ہم یہ ضرور تسلیم کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح لوگوں کے سامنے یہ کلام پیش کیا تھا۔ آج تک اسی طرح اس کی ایک ایک زبر اور ایک ایک زیر اور ایک ایک حرف قائم ہے۔ غرض یہ عجیب بات ہے کہ ساری دنیا اسلام کے دعوؤں کی تردید کرتی ہے مگر اس مسئلہ میں مسلمان اسلام کی تردید کرتے ہیں اور مخالف اسلام کی تائید کرتے ہیں بہرحال

ناسخ و منسوخ کا مسئلہ

ایک بلا بن کر مسلمانوں کے گلے پڑا ہے میرے پاس تو جب بھی غیر احمدی نوجوان آکر یہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو کیوں مانیں تو میں انہیں کہا کرتا ہوں کہ یہی مسئلہ ایسا ہے۔ کہ اگر ہزاروں سال تک آپ اور آپ کی نسلیں اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے شکر میں سجدے کرتی رہیں۔ تب بھی اس احسان کا بدلہ اتارا نہیں جا سکتا۔ جو مرزا صاحب نے کیا ہے۔ دنیا قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ کی قائل تھی۔ مگر مرزا صاحب نے کہا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ قرآن کریم کی ہر آیت قابل عمل ہے۔ اس طرح قرآن کریم پر مرزا صاحب نے ہمارا ایمان ایسا مضبوط کر دیا کہ اب شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی۔ پہلے تو یہ حالت تھی۔ کہ جب قرآن کو پڑھنا شروع کیا جاتا اور کہا جاتا کہ الحمد للہ رب العالمین تو دل میں شبہ پیدا ہونے لگتا کہ نہ معلوم یہ ناسخ ہے یا منسوخ۔ پھر الرحمٰن الرحیم کے الفاظ سامنے آتے تو دل دھڑکنے لگتا کہ نہ معلوم یہ ناسخ ہے یا منسوخ۔ غرض جو آیت بھی سامنے آتی شبہات پیدا ہونے شروع ہو جاتے اور انسان خیال کرتا کہ پتہ نہیں یہ آیت کیسی ہے۔ قابل عمل ہے یا ناقابل عمل ناسخ ہے یا منسوخ اگر تو وہ کہتے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کہا ہے۔ اس لئے فلاں فلاں آیات منسوخ ہیں تو گو یہ تہمت ہوتی افترا ہوتا۔ بہتان ہوتا۔ مگر ہم سمجھتے کہ اس مسئلہ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ مگر

ناسخ و منسوخ کا فیصلہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کرتے بلکہ علماء کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں چونکہ یہ آیت بظاہر فلاں آیت سے ٹکراتی ہے۔ اس لئے فلاں آیت ناسخ ہے اور یہ منسوخ۔ یا یہ ناسخ ہے اور وہ منسوخ۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں قرآن کریم پر غور کرنے کی عادت ہی نہیں رہی۔ جب ہر آیت کے متعلق یہ شبہ ہو کہ یہ ناسخ ہے یا منسوخ تو کسی کی عقل ماری ہوئی ہے کہ وہ ان آیات پر غور کرے۔ لیکن

مسلمانوں کے اس عقیدہ کے خلاف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تعلیم دی کہ ساری آیات واجب التلاوت ہیں ساری آیات واجب العمل ہیں۔ ساری آیات اللہ تعالیٰ سے ملانے والی ہیں۔ ساری آیات روحانیت کو جلا دینے والی ہیں۔ اب ہم جس آیت پر بھی نظر ڈالتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ واجب العمل ہے۔ یہ

روحانیت کو ترقی دینے والی

ہے۔ یہ تعلق باللہ کو بڑھانے والی ہے ہماری تمام تر سعادت اور خوش بختی اسی میں ہے کہ ہم ایک ایک آیت پر عمل کریں۔

اور ایک ایک آیت کو اپنے سینہ میں جگہ دیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج قرآن ہم پر کھلتا ہے دوسروں پر نہیں کھلتا

چند آیات کی نہایت لطیف تشریح

ابھی حافظ صاحب نے جو آیات پڑھی ہیں یہ بھی اُن آیتوں میں سے ہیں جن کو منسوخ کہا جاتا ہے

فصاحت کا قاعدہ

یہ ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی بشارت دی جائے تو بشارتِ عظیمہ کو پہلے بیان کر دیا جاتا ہے اور مدارج کو بعد میں بیان کیا جاتا۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ تم دنیا کے بادشاہ بن جاؤ گے مگر بادشاہت کے حصول میں ابھی یہ یہ مرحلے باقی ہیں گویا اعلےٰ انعام پہلے بیان کر دیا گیا۔ اور مدارج کا ذکر بعد میں کیا گیا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ ان آیات میں مسلمانوں کو بتاتا ہے کہ تمہارا رعب اور تمہارا دبدبہ کفار پر اس قدر پڑ جائیگا کہ تمہارا ایک آدمی اُن میں سے دس کا مقابلہ کر سکے گا۔ یہ بھی درحقیقت ایک مثال تھی ورنہ ایک ایک مسلمان نے اس سے بھی زیادہ کفار کا مقابلہ کیا ہے۔ مگر چونکہ ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کہ ایک آدمی دس کا مقابلہ کر سکے۔ اس لئے فرمایا کہ فی الحال تم میں سے ایک آدمی کفار میں سے دو کا مقابلہ کریگا اور اگر تمہارے سو آدمی ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے۔ پھر جب ترقی کرو گے تو تمہارے بیس آدمی کفار کے دو سو آدمیوں کو شکست دے دیں گے۔ اور ہزار آدمی دس ہزار کا مقابلہ کر لیں گے غرض یہ مضمون اس رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں

ناسخ اور منسوخ کا کیا سوال ہے

یہ بھی ٹھیک ہے اور وہ بھی ٹھیک ہے جیسے کوئی کہے کہ آج ہمارے کھانے میں چاول ہوں گے اور پھر کہے کہ آج ہم روٹی کھائیں گے۔ تو ایک بات دوسرے کی ناسخ نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ ایک ہی وقت میں دسترخوان پر چاول بھی ہو سکتے ہیں اور روٹی بھی ہو سکتی ہے یا کوئی کہے کہ صبح میں چاول کھاؤنگا اور شام کو روٹی تو دوسرا شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کی ایک بات نے دوسری کو منسوخ کر دیا ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں الگ الگ اوقات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ آن یہ بات ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ آج تو یہ بات ہے

لیکن کل یہ بات ہوگی۔ اس میں ناسخ اور منسوخ کا سوال ہی کیا پیدا ہوا کیا اگر دو حالتیں بیان کی جائیں تو وہ ایک دوسری کی ناسخ ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص کہہ دے کہ تیرھویں صدی میں فلاں مجدد ہوا تھا اور چودھویں صدی میں فلاں تو کیا اسکے یہ معنے ہونگے کہ تیرھویں صدی کے مجدد کا انکار کر دیا گیا ہے قرآن کریم نے الآن کہہ کر صاف طور پر بتا دیا تھا کہ یہاں

دو الگ الگ حالتوں کا ذکر

ہو رہا ہے۔ ایک طرف موجودہ حالت کا بیان ہے اور دوسری طرف یہ ذکر ہے کہ مسلمان آہستہ آہستہ اپنے اندر کتنی قوت پیدا کر لیں گے۔ مگر لطیفہ یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جیسے پایہ کے آدمی نے بھی یہاں آکر لکھ دیا کہ میری سمجھ میں یہ آیات نہیں آئیں۔ اس لئے ضرور ان میں سے ایک ناسخ اور دوسری منسوخ ہے حالانکہ یہ بالکل واضح آیات تھیں مگر چونکہ دماغوں پر ناسخ اور منسوخ کا مسئلہ حاوی تھا اور سات سو سال سے یہ جھگڑا چلا آتا تھا اور علماء نے متواتر اسکو لوگوں کے قلوب میں داخل کیا تھا۔ اسلئے بعد کے لوگ مرعوب ہو گئے اور انہوں نے سمجھا کہ شاید اگر ہم سو فیصدی یہ کہہ دیں گے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں تو لوگ ہمیں کافر اور مرتد قرار دے دینگے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو کفر کے فتوے لگے اُن میں ایک وجہ آپ کے کفر کی یہ بھی لکھی گئی ہے کہ آپ قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ کے قائل نہیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ فلاں شخص کے کفر کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی سمجھتا ہے۔ غرض میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہاں نسخ تو کوئی نہیں مگر پھر بھی

یہ سوال رہ جاتا ہے

کہ قرآن کریم ابتدائی زمانہ کے صحابہؓ کے متعلق یہ فرماتا ہے کہ اُن کا درجہ بہت زیادہ ہے اور بعد میں آنے والوں کے متعلق فرماتا ہے کہ اُن کا درجہ پہلوں جیسا نہیں۔ سابقون الاولون کو جو فضیلت حاصل ہے وہ اس قدر واضح ہے کہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ بعد میں آنے والے یہ دعا کیا کریں گے کہ الٰہی ہم کو پہلوں سے ملا۔ اور ہمیں بھی اس مقام پر پہنچا جس پر پہلے لوگ پہنچے۔ یہی مسلمانوں کا تمام عقیدہ چلا آتا ہے اور اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے عہد میں اُن لوگوں کو خاص عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا جنہیں ابتداء میں آپ پر ایمان لانے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں ایک دفعہ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ تو عید کے بعد مکہ کے بڑے بڑے رؤسار کے لڑکے آپؓ کی ملاقات کے لئے آئے۔ یہاں بھی یہ طریق ہے کہ عید کے بعد ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور عرب میں بھی یہ رواج ہو گیا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ

یہ ایک مبارک طریق ہے

چنانچہ عید کی نماز پڑھنے کے بعد وہ ایک دوسرے سے ملتے مبارکباد کہتے۔ اگر کوئی ہدیہ دینا چاہتے تو ہدیہ پیش کرتے اور ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرتے اسی دستور کے مطابق مکہ کے رؤساء کے لڑکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عمرؓ نے ان کو بڑی محبت سے اپنے پاس بٹھا لیا اور ان سے باتیں شروع کر دیں۔ ابھی وہ آپؓ سے باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک غلام مسلمان آگیا فرض کرو بلالؓ آگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ذرا سمٹ کر پرے ہٹ جاؤ اور ان کو جگہ دیدو۔ تھوڑی دیر گذری۔ ایک اور غلام مسلمان آگئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے آنے پر پھر یہی فرمایا کہ ذرا پرے ہو جاؤ اور ان کو بیٹھنے دو۔ وہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں

اسلام کی شان و شوکت کا نشان

دکھانا چاہتا تھا۔ ایسا اتفاق ہوا کہ یکے بعد دیگرے سات آٹھ غلام صحابہؓ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ابتداء میں ایمان لائے تھے اور جو اس وقت تک زندہ تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عمر نے پھر ان سے کہا کہ ذرا پیچھے ہٹ جاؤ اور ان کو جگہ دے دو اس زمانہ میں بڑے بڑے ہال تو ہوتے نہیں تھے معمولی کوٹھڑیاں ہوتی تھیں وہ پیچھے ہٹتے ہٹتے جوتیوں تک جا پہنچے یہ دیکھ کر ان کی طبائع پر سخت صدمہ گذرا وہ اٹھے اور کمرہ سے باہر آگئے پھر انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا آج ہمارا جو کچھ حال ہوا ہے وہ کیسا عبرت انگیز ہے۔ ہم مکہ کے رؤسا تھے اور رؤسا کی اولاد میں سے تھے۔ مگر ہم سے جو سلوک کیا گیا وہ سخت ذلت آمیز ہے اُن میں ایک سعید اور شریف نوجوان بھی تھا جب انہوں نے اس رنگ میں باتیں شروع کیں تو وہ بول اٹھا کہ بے شک ہماری ذلت ہوئی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کس سبب سے ہوئی ہے کیا انہوں نے ہمیں کہا تھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاؤ کیا ہماری اپنی بدقسمتی تھی کہ ہم اسلام لانے سے محروم رہ گئے۔ جب ہمارے باپ دادا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھ اور تکلیف پہنچاتے تھے۔ جب وہ آپؐ کے ساتھیوں کو مارتے پیٹتے تھے اور جب وہ اس بات سے خوش ہوتے تھے کہ ہم

اسلام کو مٹانے کی کوشش

کر رہے ہیں اس وقت یہی غلام آپؐ کے آگے پیچھے اپنی جانیں قربان کر رہے تھے اب جبکہ خدا نے اسلام کی بادشاہت قائم کر دی ہے یقیناً انہی لوگوں کو عزت ملے گی۔ ہمیں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے کہا یہ درست ہے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ذلت ہماری اپنی غلطیوں کا نتیجہ ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ کلنگ کا ٹیکہ جو ہمارے ماتھے پر لگ گیا ہے کیا اس کو دور کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں؟ آخر انہوں نے فیصلہ کیا کہ چلو یہی بات ہم حضرت عمرؓ سے دریافت کرتے ہیں جب دوبارہ وہ آپؓ کی مجلس میں گئے تو باقی لوگ جا چکے تھے حضرت عمرؓ سمجھ گئے کہ وہ کیوں آئے ہیں آپؓ نے فرمایا یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے اور جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے میں ان کو پیچھے نہیں ہٹا سکتا تھا۔

حضرت عمرؓ

اس خاندان میں سے جو لوگوں کے نسب ناموں کو خوب جانتا اور ان کو یاد رکھتا تھا اسوجہ سے وہ ان کی خاندانی عظمت کو جانتے تھے مگر آپؓ نے فرمایا میں مجبور تھا کیونکہ یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرب صحابہؓ میں سے تھے انہوں نے کہا ہم یہ بات تو سمجھ گئے ہیں مگر ہم آپ سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ اب تو اسلام غالب آچکا اور ہم بھی اسلام قبول کر چکے ہیں کیا وہ داغ جو ہمارے ماتھوں پر لگ چکا ہے اب کسی طرح دور نہیں ہو سکتا اگر ہم کافر ہوتے تو سمجھتے کہ ہم پر ظلم ہوا ہے لیکن ہم مسلمان ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہوا درست ہوا مگر پھر بھی ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہماری پیشانیوں پر ایک بدنما داغ ہے جو اترنے میں نہیں آتا کیا اس داغ کو دور کرنے کا آپؓ کوئی علاج بتا سکتے ہیں جب انہوں نے یہ بات کہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے سامنے ابتداء اسلام کا تمام نقشہ آگیا کہ کس طرح ان کے باپ دادا بڑے کروفر سے مکہ میں بیٹھے تھے اور جب لوگوں سے کہتے کہ ہم نہیں کہتے ہیں اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سلوک کرو تو سارا مکہ ان کے پیچھے چل پڑتا۔ (باقی)

نرسیل زر اور انتظامی امور

کے متعلق ★

مینیجر سے خط و کتابت کی جائے

الاخبار والآراء

★ انتہائی شدید اور کڑی آزمائش ★ چوری وغیرہ کی پونے پانچ لاکھ وارداتیں

★ ایں چہ بوالعجبیست ★ قبر پرستی اور وہ بھی سراسر فریب پر مبنی!

انتہائی شدید اور کڑی آزمائش

برطانیہ کے شہرۂ آفاق فلسفی و مورخ پروفیسر آرنلڈ جے۔ ٹوائن بی دنیا کے موجودہ حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنی ایک کتاب میں رقمطراز ہیں:۔

"دریں اثناء دنیا کے تمام موجودہ مذاہب کو عملاً ایک کڑی آزمائش پیش آنے والی ہے۔ وہی آزمائش جس کے متعلق انجیل میں لکھا ہے "تم انہیں ان کے پھلوں سے پہچانو گے"۔ ایک مذہب کی عملی آزمائش ہمیشہ ہر جگہ یہی ہوتی ہے کہ وہ انسانی روحوں کو دکھ مصیبت اور معصیت کے بڑھتے ہوئے چیلنج کا جواب دینے کا اہل بنانے میں کامیاب ثابت ہوتا ہے یا ناکام۔ تاریخ عالم کے جس دور میں اب ہم داخل ہو رہے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ٹیکنالوجی کی روزافزوں ترقی ہمارے مصائب کو تمام گذشتہ زمانوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ شدید بنا دے گی اور عملی نتائج کے لحاظ سے ہمارے گناہ اور بھی زیادہ ہلاکت آفریں صورت اختیار کر لیں گے الغرض یہ دور اور یہ زمانہ ایک آزمائشی دور اور زمانہ ثابت ہونے والا ہے ...."

(An Historian's Approach to Religion Page 296)

پروفیسر ٹوائن بی نے مذاہب عالم کو پیش آنے والی جس کڑی آزمائش کی نشاندہی کی ہے وہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے نقطۂ نگاہ سے نہایت درجہ اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس آزمائش میں کامیاب ہونے پر ہی اسلام کے دنیا میں غالب آنے کا دارومدار ہے۔ عیسائیت کی ناقابل عمل تعلیم ہی تھی جو اہل مغرب کو مادیت اور فساد کی آغوش میں پہنچانے کا موجب بنی تھی اور اب مادہ پرستی پر مبنی الحادی فلسفوں کی ہلاکت آفرینیوں سے تنگ آکر مغربی اقوام ایک ایسے حقائق آفریں اور قابل عمل مذہب کی تلاش میں سرگرداں ہیں جو انہیں مصائب و شدائد اور معصیت کے گرداب بلاخیز سے نجات دلا سکے۔ جملہ مذاہب میں سے ان کی نگاہیں رہ رہ کر اسلام کی طرف اٹھ رہی ہیں اور یہی چیز اسلام میں ان کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کا باعث ہے ان حالات میں روئے زمین کے مسلمانوں کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں کہ اسلام ہی وہ دینِ فطرت ہے جو قابل عمل ہوتے ہوئے دنیا کو اس کے موجودہ لاینحل مسائل کی دلدل سے نکال کر ساحل مراد تک پہنچا سکتا ہے ہر چند کہ یہ کام روئے زمین کے تمام مسلمانوں کا ہے لیکن اس عام دورِ بےعملی میں اس کام کی سرانجام دہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو چنا ہے۔ اس میں ذرا سی غفلت بھی پوری دنیا اور انسانیت کے لئے انتہائی مہلک ثابت ہو سکتی ہے اس کے لئے جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"ضرور ہے کہ آسمان اسے (یعنی اسلام کے سورج کو) چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے، وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام)

چوری کی پونے پانچ لاکھ وارداتیں

اس سال کے پہلے چھ مہینوں کے دوران ایک خاص ملک کے اندر جرائم کی وارداتوں میں "تشویش انگیز" اضافہ ہوا ہے۔ اس ملک کے محکمۂ تحقیقاتِ جرائم کے ڈائریکٹر مسٹر جے ایڈگر ہوور نے ایک بیان میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ ایسے شہروں میں جن کی آبادی پچیس ہزار سے زیادہ ہے اس عرصہ میں چوری، ڈاکہ زنی، لوٹ مار، اور خورد برد کی ۴،۶۲،۳۹۶ وارداتیں ہوئیں یہ تعداد گذشتہ سال اسی عرصہ میں واقع ہونے والی وارداتوں سے چالیس ہزار کے قریب زیادہ ہے۔ ان پونے پانچ لاکھ وارداتوں میں جو مال یا اسباب چوری ہوا اس کی مالیت کا اندازہ تیرہ کروڑ چالیس لاکھ ڈالر ہے۔ (بحوالہ پاکستان ٹائمز ۱۸ اگست ۱۹۶۰ء صفحہ ۵)

یقین جانیئے یہ کسی ننگے بھوکے، فاقہ زدہ اور غیر مہذب ایشیائی یا افریقی ملک کا حالِ زار نہیں ہے بلکہ یہ حال ہے دنیا کے مالدار ترین اور بزعم خود مہذب ترین ملک یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ کا جس کے پاس الغاروں دولت ہے، جہاں دولت کی فراوانی کے باعث لوگوں کا معیارِ زندگی بہت بلند ہے، جو دنیا کو اس کثرت سے دولت تقسیم کر رہا ہے کہ اس کے خزانۂ عامرہ سے ہر سال اربوں ارب ڈالر پسماندہ غیر ترقی یافتہ اور غریب و نادار ملکوں کو تقسیم کئے جاتے ہیں دولت و ثروت کے باوجود اتنے وسیع پیمانے پر چوریوں اور ڈاکہ زنی کی وارداتوں کا سبب ظاہر ہے بھوک ننگ تو ہو نہیں سکتی۔ اس کا سبب بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہاں مغربی تہذیب کے زیرِ اثر پروان چڑھنے والا معاشرہ اخلاقی قیود سے یکسر آزاد ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہاں نوجوانوں میں جرائم کا ارتکاب فیشن کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور مادہ پرستی کے زیر اثر کبھی نہ مجھنے والی حرص و آز ان سے اس قسم کی حرکتیں سرزد کرا رہی ہے۔ یہ صورت حال ایک اور ثبوت ہے اس بات کا کہ مغرب میں اس وقت روحانی لحاظ سے ایک خلاء پیدا ہو چکا ہے۔ ایک زبردست اور ہولناک خلاء! ——— جو ہر آن وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ جو مذہب بھی اس خلاء کو پر کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ وہی مستقبل کی دنیا کا واحد مذہب ہوگا۔

ایں چہ بوالعجبیست!

پچھلے دنوں مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی بعض اسلامی ملکوں کی سیاحت کے پیش نظر ارض القرآن یعنی جزیرہ نمائے عرب میں بھی تشریف لے گئے تھے۔ ان کے ایک رفیقِ سفر محمد عاصم صاحب نے اس سفر کے حالات سپرد قلم کئے ہیں جو "مولانا مودودی ارض القرآن میں" کے عنوان کے تحت ہفت روزہ ایشیا میں قسط وار شائع ہو رہے ہیں۔ اس کی پانچویں قسط کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:۔

"مسجد کے امام صاحب ایک نجدی نوجوان تھے، جو ابھی ابھی ریاض کے کسی مدرسہ سے فارغ ہو کر آئے تھے۔ وہ نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تو تکبیر تحریمہ سے پہلے جیب سے مسواک نکال کر کرنے لگے اور پھر اسی طرح انہوں نے جیب میں مسواک ڈال کر نماز شروع کی۔ نماز اتنی تیز پڑھائی کہ ہم لوگوں کے لئے ان کا ساتھ دینا بہت مشکل تھا۔ قرآن اس طرح روکھے سوکھے بلکہ غلط طریقے پر پڑھا کہ ہمیں نہ صرف اس کے سننے میں کوئی لطف نہیں آیا بلکہ سخت کوفت ہوئی۔ مولانا کے بقول ہمارے دیہات کے ملا بھی ان سے اچھا قرآن پڑھتے اور سکون سے نماز پڑھاتے ہیں۔ ہمارے پاکستانی احباب نے بتایا کہ یہ امام صاحب تو پھر بھی قرآن مجید غنیمت پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہاں کی دوسری مسجدوں کا حال تو اس سے بھی بگڑا ہے۔ ایک طرف تو مصریوں، شامیوں اور عراقیوں کی یہ "تری" ہے کہ وہ قرآن مجید کو بھی قوالوں کی طرح گا کر پڑھتے ہیں اور دوسری طرف نجدی حضرات کی یہ "خشکی" کہ ان کے بڑے بڑے علماء تک گویا قرآن مجید کو صحیح مخارج اور عمدہ آواز کے ساتھ پڑھنا بدعت سمجھتے ہیں۔ پھر نجدی حضرات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جب وہ نماز پڑھتے ہیں تو کبھی سکون سے کھڑے نہیں ہوتے، کبھی اپنے کپڑے ٹھیک کرنے لگ جاتے ہیں اور کبھی انہیں یاد آتا ہے کہ ان کے کرتے کے بٹن بند نہیں ہیں یا ان کے سر کا رومال ٹیڑھا ہو گیا ہے اور وہ اسے ٹھیک کرنے لگتے ہیں حتیٰ کہ بعض لوگ تو نماز کے دوران گھڑی پر وقت دیکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں محسوس کرتے۔"

(ہفت روزہ ایشیا لاہور ۱۹ اگست ۱۹۶۰ء)

قبر پرستی اور وہ بھی فریب پر مبنی

اسلام کو خود اپنوں ہی کے ہاتھوں

کیا کیا ظلم ہوتے پڑے ہیں اس کی ایک تازہ مثال اس واقعہ میں ملتی ہے جس کا ذکر ایک معاصر نے ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"پرانی انارکلی (لاہور) کے علاقے میں "حضرت موج دریا" کے مزار کے نزدیک ہی ایک اور مزار بھی ہے اس پر ہر سال بڑی دھوم دھام سے عرس ہوتا ہے اس کے متولی ایک مقامی تاجر ہیں جن کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ "مزار پر انوار" ان کے ایک بزرگ کا ہے جو مکہ سے ہجرت کر کے یہاں آئے تھے۔ اس مزار پر ایک یا دو نہیں پوری ایک صدی سے ماننے والے آتے ہیں۔ چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور منتیں مانگتے ہیں۔ دعائیں پوری ہونے کی صورت میں اس پر قوالی اور سماع کی محفلیں سجائی جاتی ہیں اور کئی کئی دیگیں عرس پر تقسیم ہوتی ہیں۔

اس مزار پر ایک محتاط اندازے کے مطابق ہزاروں روپیہ چڑھاوا چڑھتا ہے۔ حکومت نے اوقاف ایکٹ کے تحت مزار اپنی تحویل میں لینے کی جو مہم چلائی ہے۔ یہ ایکٹ اس مزار پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ متعلقہ افسران نے اس مزار کے متعلق معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ یہ کسی "شاہ صاحب" کا مزار ہے۔ مزار اور اس کے گرد معائنہ کے بعد متعلقہ حکام نے فہر بھری نظروں سے متولیوں کو دیکھا اور انہیں فوری طور پر وہاں سے نکل جانے کو کہا۔ بات یہ ہوئی کہ "مزار پر انوار" پر فرانسیسی زبان میں ایک تختی لگی ہوئی ہے۔ جس سے پتہ چلا ہے کہ یہ کسی پیر صاحب کا مزار نہیں بلکہ ایک فرانسیسی جرنیل کی لڑکی کی قبر ہے۔

یہ فرانسیسی جرنیل سکھوں کے دور اقتدار میں ان کے پاس ملازم تھا اور اس کی رہائش کہیں نابھہ روڈ پر تھی اس کی نوجوان لڑکی کا انتقال ہو گیا۔ تو اس نے اپنی پیاری اور اکلوتی بیٹی کو یہاں دفن کر دیا تاکہ وطن سے دور مرنے والی بیٹی کی مٹی اس کے سامنے رہے۔ مگر ہوشیار لوگ موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ایک صاحب نے اپنی اور اپنی اولاد کی مستقل آمدنی کا ذریعہ تلاش کر لیا۔ اس مزار پر انوار پر سبز چادر بچھائی قوال بلا کر ایک محفل سماع منعقد کی۔ دو چار کالے چنوں کی دیگیں بھی دم کر دیں بس دیکھا دن سے ہے کم اعتقاد لوگوں نے اس فرانسیسی دوشیزہ سے ہی منتیں مانگنی شروع کر دیں۔ سننے میں آیا ہے کہ یہاں منت ماننے والوں نے جھولیاں بھر بھر کر فیوض حاصل کئے ہیں"

(روزنامہ "آفاق" لاہور ۲۴؍ اگست ۱۹۶۰ء)

تقرر امیر مقامی و امیر حلقہ

صدر بر خان صاحب کو جماعت احمدیہ ڈولی کا امیر مقامی اور چوہدری برکت علی صاحب کو ۳۰؍ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے امیر حلقہ راجن منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

کامیابی و تحریک دعا

خاکسار کی ہمشیرہ زہرہ بیگم حسین بی اے۔ بی۔ ٹی دختر ڈاکٹر اسید اعزاز حسین صاحب مرحوم بھاگلپوری نے امسال سندھ یونیورسٹی سے ایم اے (اسلامک ہسٹری) میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے نیز میرے بھانجے محمد ضیاء الرحمن بن محمد فضل الرحمن صاحب بنارسی حال مقیم حیدر آباد سندھ نے امسال میٹرک کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(السید محمد افتخار حسین احمدی کوارٹر نمبر ۷۰/ پونچھ ہاؤس اسٹاف کالونی لاہور)

دعائے مغفرت

(۱) ۱۵؍ اگست ۶۰ء بروز جمعۃ المبارک کیپٹن منور احمد صاحب قیصرانی مرحوم کی نماز جنازہ غائب بعد از نماز جمعہ پڑھائی گئی اس کے بعد جماعت احمدیہ بصیر پور نے متفقہ طور پر مرحوم کے والد جناب غلام محمد صاحب قیصرانی و برادر جناب لیفٹننٹ کرنل حیات صاحب و دیگر لواحقین سے اظہار ہمدردی کی قرارداد منظور کی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم سرکاری کام کی غرض سے لاہور تشریف لے جا رہے تھے کہ مورخہ ۱۳؍ اگست ۱۹۶۰ء کو راستہ میں ایک حادثہ میں انتقال فرما گئے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بصیر پور ضلع منٹگمری)

(۲) میرے عزیز دوست اختر قریشی صاحب آف الرشی انڈسٹریز کراچی کی اہلیہ محترمہ مورخہ ۱۰؍۸؍۶۰ صبح دس بجے سرگودھا میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(خواجہ عبد اللطیف آف ڈیرہ دون پوسٹ بکس ۳۴۵ کراچی ۱)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نئے سال کے لئے داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہو کر ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء تک جاری رہے گا۔ انٹرمیڈیٹ کلاسز میں آرٹس کے علاوہ میڈیکل گروپ اور پری انجینئرنگ گروپ کی تدریس کا عمدہ انتظام ہے۔ ڈگری کلاسز میں پنجاب یونیورسٹی کی بی ایس سی اور بی اے کلاسز کے طلباء کو تیار کیا جاتا ہے۔ نمایاں عمدہ نتائج بہترین تعلیم کے شاہد ہیں۔ بی اے۔ بی ایس سی آنرز اور پاس کورس کے لئے جدید تعلیمی اصلاحات کے مطابق داخلہ ہوگا۔

داخلہ فارم کے ساتھ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ دفتر میں دینا ضروری ہے۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

داخلہ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں فرسٹ ایئر۔ اور تھرڈ ایئر کلاسز (آرٹس) کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے فارم دفتر ہذا سے مل سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں معہ کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ ۲۸؍ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں

احباب اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ نصرت میں داخل کرائیں تاکہ وہ اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ کالج کی فیس اور ہوسٹل کا خرچ بھی بالکل واجبی ہے اور پنجاب کے تمام کالجز کی نسبت بہت کم ہے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ضروری اطلاعات

۱۔ پبلک ہیلتھ ڈپلومہ کلاس ۶۱-۱۹۶۰ء درخواستیں مجوزہ فارم میں ۹؍۶۰ء تک بنام ڈین۔ انسٹیٹیوٹ آف ہائی جین و پری وینٹو میڈیسن ۶ بیڈن روڈ لاہور۔ پراسپکٹس کیلئے ۱۳ آنے کا منی آرڈر بنام سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پریس ویسٹ پاکستان لاہور شرائط:۔ میڈیکل گریجوایٹ۔ یک سالہ تجربہ بطور رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر (پ۔ ٹ ۱۸؍۸؍۶۰)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ کالج آف انجینئرنگ لاہور داخلہ ڈگری کورسز۔ سول۔ مکینیکل۔ الیکٹریکل و مائننگ انجینئرنگ۔ نیز لائسنشیٹ ریٹ کورسز مکینیکل و الیکٹریکل انجینئرنگ۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں بالترتیب ۹؍۶۰ء و ۸؍۶۰ء تک پراسپکٹس مینجر گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے ۴؍ روپیہ نقد میں۔ (پ۔ ٹ ۱۸؍۸؍۶۰)

۳۔ داخلہ خیبر میڈیکل کالج پشاور درخواستیں مجوزہ فارم میں ۴؍ روپے فیس داخلہ سمیت ۱؍۹؍۶۰ء تک۔ شرط ایف ایس سی میڈیکل۔ انتخاب قابلیت کے معیار پر۔ پراسپکٹس و فارم داخلہ ایک روپیہ نقد میں یا ایک روپیہ آٹھ آنہ میں بذریعہ ڈاک دفتر پرنسپل سے (پ۔ ٹ ۱۸؍۸؍۶۰)

۴۔ بہروں کے اساتذہ کی ٹریننگ کلاس اندھوں اور گونگوں کو تعلیم دینے کی ٹریننگ۔ دو سالہ کورس۔ فیس ندارد چند وظائف مالیت ۱۰/۔ ۲۰/۔ ۳۰/۔ شرائط مرد یا عورت عمر ۱۹ تا ۲۳۔ ایف۔ اے میٹرک پراسپکٹس و فارم درخواست ۱۳ آنے کا منی آرڈر بھیج کر۔ درخواستیں بشمول نقول اسناد ۳۱؍۸؍۶۰ء تک بنام جنرل سیکرٹری ٹریننگ کالج فار ٹیچرس آف دی ڈیف۔ راج گڑھ (پیوبرجی) لاہور (پ۔ ٹ ۱۸؍۸؍۶۰)

۵۔ سویلین کیٹرنگ آفیسرز پاکستان ایئر فورس تنخواہ ۲۵۰۔ ۲۰۔ ۵۰۰؍۲۵۔ ۶۰۰۔ ۲۵۔ ۷۵۰/۔ الاؤنس علاوہ۔ شرائط:۔ پاکستانی گریجوایٹ۔ مضامین ذیل کا علم۔ بکری۔ ڈائٹری۔ ڈائی ٹیٹکس۔ بوچرنگ وغیرہ عمر ۲۵ تا ۴۰ درخواستیں ۳۱؍۸؍۶۰ء تک بمعہ مصدقہ نقول اسناد و پاسپورٹ سائز فوٹو بنام ونگ کمانڈر پرسانل۔ ایئر ہیڈ کوارٹرس پشاور (پ۔ ٹ ۱۸؍۸؍۶۰)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز حسب قواعد ۱۵؍ ستمبر ۱۹۶۰ء سے قبل مرکز میں بھجوا دی جائیں!

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

منگلا ڈیم کی تعمیر کے لئے چوبیس ۲۴ غیر ملکی فرموں سے ٹینڈر طلب کئے جائیں گے

لاہور ۲۵ اگست معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے پانی و بجلی کے ترقیاتی ادارہ (واپڈا) کی طرف سے چوبیس بین الاقوامی فرموں سے کہا جائے گا کہ وہ دریائے جہلم پر منگلا ڈیم کی تعمیر کے لئے ٹینڈر دیں۔ اس مقصد کیلئے ٹینڈر کا مسودہ تیار ہو چکا ہے۔ اب صرف پاکستان اور ہندوستان کے دریائی معاہدہ پر دستخط ہونے کا انتظار ہے۔

اس سلسلہ میں امریکہ کی مشہور و معروف فرم موسومہ "ایبرز انجینئرز اینڈ کنٹریکٹرز" کا ایک نمائندہ دو ایک دن پہلے یہاں آیا تھا۔ اور اس نے واپڈا کے قائم مقام چیئرمین مسٹر غلام اسحٰق خاں سے ملاقات کر کے منگلا ڈیم کے منصوبہ کی تفصیلات حاصل کی تھیں یہ فرم دنیا کی چند بڑی فرموں میں شمار ہوتی ہے اسی طرح ایک اور بین الاقوامی امریکی فرم موسومہ "موریسن کنڈسن" بھی اس منصوبہ میں بہت دلچسپی کا اظہار کر رہی ہے۔

دریائے جہلم پر آزاد کشمیر میں منگلا کے نزدیک ڈیم بنانے کا منصوبہ مغربی پاکستان میں پانی کی سپلائی کے متبادل انتظام کے عظیم منصوبہ کا ایک حصہ ہے۔ اس کام پر ۹۴ کروڑ روپے سے لے کر ۱۶۹ کروڑ روپے تک خرچ ہوں گے تاہم اس تخمینہ میں ایسا خرچ شامل نہیں۔ جو زیر آب آنے والے علاقہ کے لوگوں کو کسی دوسری جگہ آباد کرنے پر ہوگا۔ اس خرچ کا تخمینہ قریباً ۲۵ کروڑ روپے ہے۔

یہ کثیر المقاصد ڈیم میرپور کے نزدیک تقریباً ایک سو مربع میل علاقہ میں ۲۷۰ فٹ اونچا اور تقریباً گیارہ ہزار فٹ چوڑا ہوگا اور اس میں ۵۳ لاکھ ایکڑ فٹ پانی کا ذخیرہ ہوگا۔ جسے لنک نہروں کے ذریعے ملتان اور بہاولپور ڈویژن کے علاقوں میں برائے آبپاشی پہنچایا جائے گا۔ خیال ہے۔ کہ ڈیم کی تعمیر چھ سات سال میں مکمل ہو گی۔

کثیر المقاصد منصوبہ کے مطابق اس ڈیم کے پانی کو آبپاشی کے لئے استعمال کرنے کے علاوہ بجلی پیدا کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جائے گا یہاں سے کل قریباً ۹ لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی۔ لیکن ابتدائی طور پر صرف تین لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کرنے کا انتظام ہوگا۔

نواب بھوپال کی جانشینی کا مسئلہ

نئی دہلی ۲۵ اگست۔ ہندوستان ٹائمز کی اطلاع کے مطابق نواب بھوپال مرحوم کی جانشینی کے لئے نواب مرحوم کی دوسری صاحبزادی بیگم پٹودی کا دعویٰ ترجیح حاصل کر رہا ہے۔ اخبار مذکور کے نمائندہ خصوصی کی اطلاع کے مطابق اب بیگم پٹودی اور بھارتی حکومت کی بات چیت "صرفِ خاص" کی اس رقم کے تعین تک پہنچ چکی ہے۔ جو نواب مرحوم کے جانشین کو ملنی چاہیئے۔ جب ریاست بھوپال کو مدھیہ پردیش میں ضم کیا گیا تھا۔ اس وقت نواب حمید اللہ خاں کے لئے گیارہ لاکھ روپیہ سالانہ کا صرف خاص مقرر ہوا تھا۔ لیکن یہ ایسی رقم تھی۔ جس میں ہر پشت کے بعد کمی ہوتی رہے گی۔ جانشینی کے لئے دو اور دعویدار بھی موجود ہیں۔ ان میں سے ایک شہزادی عابدہ سلطانہ ہیں۔ جو نواب مرحوم کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ وہ تقسیم کے بعد پاکستان چلی گئی تھیں۔ اور پاکستانی شہری بن گئی تھیں۔ دوسرا دعویدار نواب حمید اللہ خاں مرحوم کا ایک بھتیجا ہے۔

گھوڑوں کی افریقی بیماری کے خلاف تدابیر

لاہور ۲۶ اگست۔ گھوڑوں کی افریقی بیماری کی چند وارداتوں کے بعد شمالی علاقوں میں اس بیماری کے خلاف حفاظتی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

آزاد کشمیر اور سابق صوبہ سرحد کے سرحدی علاقے جہاں آج کل یہ بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ متاثرہ علاقے قرار دیئے گئے ہیں اور مویشیوں کو قرنطینہ میں رکھا جا رہا ہے آزاد کشمیر سے آنے والے گھوڑوں اور خچروں وغیرہ کو روکنے کے لئے متعدد چوکیاں قائم کی گئی ہیں

پتہ چلا ہے کہ افغانستان میں اس بیماری کا بہت زور ہے لہٰذا پاکستان اور افغانستان کی مشترک سرحد پر واقع پاکستانی چوکیوں کو خبردار کر دیا گیا ہے۔

سائنسدان خود چاند پر جائیں گے

بون ۲۵ اگست۔ خلا کے اولین امریکی سائنسدان جان براؤن نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے خود چاند پر جانے کا ارادہ کیا ہے مغربی جرمنی کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ وہ چاند تک کا سفر اپنے ہی تیار کردہ ایک مصنوعی سیارے میں کریں گے۔ آپ نے سٹاک ہالم کی خلائی کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد واپس امریکہ جاتے ہوئے کہا ہم چاند کی طرف یہ سیارہ جس میں آدمی سوار ہوں گے

۱۹۶۳ء کے اواخر تک بھیج سکیں گے آپ نے بتایا کہ چاند پر آدمی اترنے کے بعد ہی زحل پر مصنوعی سیارہ بھیجا جا سکے گا

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوش خط لکھا کریں۔ (مینیجر)

"سارا کشمیر بھارت میں شامل ہو جائے گا"

(کرشنا مینن)

نئی دہلی ۲۶ اگست۔ مسٹر کرشنا مینن وزیر دفاع بھارت نے جے پور کے ایک عام اجلاس میں کہا کہ کشمیر بھی راجستھان اور مدراس کی طرح بھارت کا جزو لاینفک ہے اور جلد یا بدیر سارا کشمیر بھارت میں شامل ہو جائے گا۔

آپ نے کشمیر کے بارے میں کہا۔ کشمیر کا نقصان ہمارے بھارت کا نقصان ہے آپ نے کہا بھارت کی دلی خواہش ہے کہ پاکستان ترقی کرے۔ یقیناً پاکستان کی ترقی بھارت کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ آپ نے کہا کوئی بھارتی سیاستدان یہ نہیں چاہتا کہ برصغیر کی تقسیم کا خاتمہ کر دیا جائے

بقیہ لیڈ صفحہ ۲

اب غور فرمایئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تضرعات اور دعاؤں کے ساتھ اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایک نشان اللہ تعالیٰ سے طلب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ نشان ایک وجیہہ اور پاک لڑکے کی صورت میں عطا کیا مگر بعض کوتاہ نظر مخالفین آپ کی ذات پر نت نئے اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ ان کی حیثیت ہماری نگاہ میں اس سے زیادہ نہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام پر ایسے اعتراضات ہوتے رہے ہیں۔ بلکہ آج تک ہو رہے ہیں اسی طرح تمام نیک بندوں پر اعتراضات ہوتے رہتے ہیں۔ اور معترضین کے نزدیک وہ اعتراضات بڑے جاندار ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کا ساتھ دیتا ہے اور وہ مخالفین کے حملوں کے باوجود ان کو کامیابیاں عطا کرتا ہے۔ اور مخالفین کو ناکام کرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر بھی اعتراض کرتے کرتے بہت سے مخالفین اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔ مگر "محمود" کا نام زمین کے کناروں تک شہرت پا گیا ہے۔ اور قومیں اس سے برکت پا رہی ہیں یہ لوگ یہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل بھی بشر ہوتے ہیں۔ اور بشری عوارض سے مبرا نہیں ہوتے۔ جاہل عجوبہ پسند لوگ آنحضرت صلعم کے دندان مبارک کی شہادت اور آپؐ کی بیماریوں پر بھی معترض ہوتے ہیں حضرت ایوبؑ اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے مصائب ان کو یاد نہیں رہتے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں ڈالا جاتا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا جاتا ہے جب انبیاء علیہم السلام کا بوجہ بشریت کے یہ حال ہے تو انبیاء علیہم السلام کے ادنیٰ خادم کس طرح بشری تقاضوں سے مبرا سمجھے جا سکتے ہیں۔ البتہ یہ ابتلاء اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تو کھرا سونا بنا دیتا ہے۔ مگر بدبختوں کے لئے باعث ٹھوکر بنتا ہے۔ یہ بھی کھرے کھوٹے کی پہچان کے لئے ایک کسوٹی ہے۔ بے شک بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے آج سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اتنا کام نہیں کر رہے جتنا کہ آپ پہلے کرتے تھے۔ مگر آج بھی جماعت کی رہنمائی آپ ہی فرما رہے ہیں اور آپ ہی کی وجہ سے آج بھی جماعت بفضلہ بنیان مرصوص ہے اور ایک ٹیم کی طرح کام کر رہی ہے۔ آج بھی اس جماعتی کام میں آپ ہی کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ دیکھنے کے لئے آنکھیں چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ہر محکمہ پر آپ کا اسی طرح براہ راست کنٹرول ہے جس طرح ہمیشہ رہا ہے۔ جو کچھ ہم نے کہا ہے اس کا ثبوت بذات خود "پیغام صلح" کے مخالفانہ مضمون ہیں۔ ورنہ اس کو اتنی مشقت نہ اٹھانی پڑتی۔

ادائیگی زکوٰۃ

اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

اعانت الفضل

(۱) مکرم مجید احمد خان صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ اس خوشی میں مکرم مجید صاحب موصوف نے مبلغ -/-/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(۲) مکرم ایم۔ طاہر صاحب لاہور نے امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان پاس کر لیا ہے اسی خوشی میں مبلغ -/-/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ مکرم طاہر صاحب موصوف کی یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔

(۳) محترمہ والدہ صاحبہ حسین احمد نے مبلغ -/-/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

(مینیجر الفضل)

ترکیہ میں جنرل جمال گرسل کی کابینہ کے دس ارکان برطرف کر دیئے گئے

گرسل کی طرف سے مسلم ممالک کی کنفیڈریشن قائم کرنے کی حمایت

انقرہ ۲۷ اگست ترکیہ کی قومی اتحاد کمیٹی نے جنرل جمال گرسل کی کابینہ کے دس ارکان کو برطرف کر دیا۔ یہ کابینہ ۲۷ مئی کے انقلاب کے بعد قائم ہوئی تھی۔ برطرف شدہ وزراء کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کا ریکارڈ اطمینان بخش نہیں تھا۔

سرکاری اعلان کے مطابق وزیر انصاف، وزیر مفاد عامہ، وزیر تجارت، وزیر صحت، وزیر زراعت، وزیر محنت، وزیر صنعت، وزیر تعمیرات - ایک وزیر مملکت اور اخبارات و سیاحت کے محکمہ کے وزیر کو برطرف کیا گیا ہے۔

ترکیہ میں انقلاب کے بعد جو عبوری آئین شائع کیا گیا تھا اس میں بتایا گیا تھا کہ جب تک انتخابات کے بعد نئی پارلیمنٹ قائم نہیں ہو جاتی ترک قوم کی جانب سے اقتدار اعلیٰ قومی اتحاد کمیٹی کے ہاتھ میں رہے گا۔ اب جنرل گرسل (جو وزیر اعظم اور سربراہ مملکت ہیں) کے علاوہ صرف سات وزیر رہ گئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ برطرف شدہ وزیر انصاف پر اخبارات کڑی نکتہ چینی کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ وزیر انصاف نے جرنلسٹوں کے خلاف باتیں کہی تھیں۔

دریں اثناء جنرل جمال گرسل نے ترکیہ پاکستان اور ایران میں گہرے تعلقات کی بنا پر زور دیا ہے کراچی کے ایک وکیل نے جنرل گرسل کے نام ایک خط میں ان سے بعض سوالات دریافت کئے تھے۔ اس خط کا جواب دیتے ہوئے جنرل جمال گرسل نے لکھا ہے اس وقت سب کی بڑی کوشش یہ ہے کہ ترکیہ، ایران اور پاکستان کے درمیان دوستی کے رشتوں کو فروغ دیا جائے۔ جنرل گرسل نے ایران، ترکیہ اور پاکستان کی کنفیڈریشن قائم کرنے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ دوستی کے رشتے مضبوط کرنے کے لئے کنفیڈریشن قائم کرنا بڑا ضروری ہے۔ جنرل گرسل نے کہا ہے مسلم ممالک کی یونین یا کنفیڈریشن قائم کرنے کی تجویز سنجیدہ غور و خوض کی مستحق ہے۔ اگر یہ پایا جائے کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فضا سازگار ہے اور مسلم ممالک کے عوام کی اکثریت کو اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے تو اس پر مناسب غور ہونا چاہیئے ورنہ عملاً اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اب اس امر کا ضروری جائزہ لینا چاہیئے کہ مسلم اقوام عالم میں کس طرح اخوت اور محبت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

کراچی کے وکیل مسٹر متین خان نے جنرل گرسل سے جو سوالات کئے تھے ان میں مذہب کے بارے میں بھی حکومت ترکیہ کا رویہ دریافت کیا گیا تھا۔ جنرل گرسل نے مذہب کو ایک زبردست اخلاقی طاقت قرار دیتے ہوئے کہا "نئی حکومت مذہب سے بدستور فائدہ اٹھاتی رہے گی۔ مذہب ترک عوام کو متحد رکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔"

اس سلسلے میں جنرل گرسل نے یہ بھی کہا "مذہب سے ناجائز فائدہ بھی اٹھایا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ سابق حکومت نے محض ووٹ حاصل کرنے کی خاطر رجعت پسندی کی حوصلہ افزائی کی۔" جنرل گرسل نے لکھا ہے۔ "جہاں تک اتاترک کی اصلاحات کا تعلق ہے انہیں ہمارے نصب العین کی حیثیت حاصل ہے۔ ہم ان اصلاحات کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں۔ ان اصلاحات میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہوں۔" جنرل گرسل نے کہا "ہم نے رجعت پسندی کو ختم کرنے کے لئے مذہب کو سرکاری کنٹرول میں رکھا ہے۔ ویسے ہر شہری عبادت کے معاملے میں آزاد ہے۔" جنرل گرسل نے کہا ہے "اسلام ایک زندہ اور جاندار مذہب ہے اس کے اصولوں کا اطلاق ہر جدید معاشرہ پر ہو سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ان اصولوں میں حالات کے مطابق مناسب رد و بدل بھی ہوتا رہے تاکہ مسلسل ارتقا اور ترقی کے تقاضے پورے ہو سکیں۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہم مذہب کو سائنسی ضروریات سے ہم آہنگ بنائیں۔" جنرل گرسل نے کہا کہ ترکیہ کے نظام اور مذہب میں کوئی تصادم نہیں ہو سکتا کیونکہ اسلام ترک کلچر کی بنیاد ہے۔ جنرل جمال گرسل نے پاکستان ایران اور ترکیہ کے درمیان مشترک مارکیٹ قائم کرنے کے امکان کا جائزہ لینے کی حمایت کی۔ جنرل گرسل نے یقین دلایا کہ سابق صدر جلال بایار اور سابق وزیر اعظم عدنان مندریس کو اپنے خلاف مقدمہ میں صفائی پیش کرنے کی تمام سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

"طلبہ اور سیاسیات" کے بارے میں جنرل گرسل نے کہا کہ طلبہ کو موجودہ پالیسی کے بارے میں اظہار رائے کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔ جنرل گرسل نے ایک اور سوال کے جواب میں اشارۃً بتایا کہ ترکیہ اپنی اقتصادی پریشانیوں کے خاتمہ کے لئے دوست ملکوں سے مزید امداد طلب کرے گا۔

درخواست دعا:- خاکسار کی والدہ جو کہ آج کل بہاولنگر گئی ہوئی ہیں جگر اور بخار کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ نیز خاکسار کی بھتیجی بھی شدید بیمار ہے۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے خصوصاً اور احباب سے عموماً درد دل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(کرامت اللہ فاروق دار الرحمت وسطی ربوہ)

اعلان نکاح

میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم کا نکاح مورخہ ۱۲ ۸/۶۰ کو چوہدری نصیر احمد صاحب ولد چوہدری قائم علی صاحب ساکن چک ۳۰/۱۱-L ضلع منٹگمری کے ہمراہ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم رشید احمد صاحب طارق معلم وقف جدید نے مسجد احمدیہ نصرت آباد (سندھ) میں پڑھا احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

غلام مصطفےٰ

نصرت آباد اسٹیٹ (سندھ)

دعائے مغفرت

مکرم مستری عبد الرحمٰن صاحب انچارج مشین ضیاء الاسلام پریس ربوہ کی بڑی لڑکی امۃ الکریم صاحبہ عرصہ دو سال بیمار رہنے کے بعد ۲۲ ۸/۶۰ کو ۲۵ سال کی عمر میں کراچی میں وفات پا گئی ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے بعد دو بچے (ایک لڑکا اور ایک لڑکی) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے اور مستری صاحب اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمادے آمین۔